إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ
الفضل
قادیان دارالامان
ایڈیٹر غلام نبی
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۸۱

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء کا افتتاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کا خلاصہ اور دیگر ضروری کوائف

قادیان ۸ اپریل - آج چونکہ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے بہت سے اصحاب مختلف مقامات اور مختلف علاقوں سے تشریف لائے ہوئے تھے - اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا - اور نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں :-

اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں چار بجے مجلس مشاورت کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی - ابتدا میں حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی اور پھر افتتاحی تقریر کی - جس میں حضور نے مجلس مشاورت کا ایجنڈا شائع کرنے والوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی - کہ ایجنڈے کے اوپر منعقد ہونے والے اجلاس کے عدد کا بھی ذکر ہونا چاہیئے - کیونکہ یہ امر تاریخ میں بہت کام دیتا ہے - اب تک ایجنڈے پر صرف یہ لکھا جاتا ہے - کہ یہ اس مجلس مشاورت کا ایجنڈا ہے - جو فلاں تاریخ کو منعقد ہو گی - لیکن آئندہ کے لئے یہ بھی ذکر ہونا چاہیئے - کہ مثلاً پندرھویں یا سولھویں یا سترھویں مجلس مشاورت کا ایجنڈا ہے - اس طرح مجلس مشاورت کے ایجنڈے کے ساتھ ہی اس کی تاریخ بھی محفوظ ہوتی چلی جائے گی :-

اس کے بعد حضور نے فرمایا :-

جیسا کہ جماعت کے احباب کو میرے اُن خطبات سے جو تحریک جدید کے موجودہ سال کے ابتدا یا گزشتہ سال کے آخر میں میں نے پڑھے معلوم ہو گا - موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے میں نے چند امور کو جماعت کے لئے مخصوص کر دیا ہے - اور میں چاہتا ہوں - کہ جماعت ان امور کی طرف بالخصوص توجہ کرے - وہ امور خلاصۃً چار ہیں -

اوّل جماعت کے تمام افراد میں عملی زندگی کا پیدا کرنا خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا :-

دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھوں کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا :-

تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کرنا جس کے ذریعہ مالی پریشانیاں تبلیغ کے کام میں روک پیدا نہ کر سکیں :-

چوتھے جماعت کے افراد کا تبلیغی کاموں کی طرف آگے سے بہت زیادہ توجہ دینا جس کی تشریح میں جماعت سے میں نے یہ مطالبہ کیا ہے - کہ ہر احمدی ایک سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے :-

یہ چار باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہماری جماعت ان کی طرف پورے طور پر توجہ کرے - تو یقیناً تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے :-

جانی قربانیوں کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا - اس شق کو پورا کرنے کے لئے وقف زندگی کی تحریک رکھی گئی ہے - اور اس سلسلہ میں اچھے تعلیم یافتہ اور مخلص نوجوان اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں - اور اپنے آپ کو تبلیغ کا کام کرنے کے قابل بنا رہے ہیں - ان نوجوانوں کا ایک گروہ بیرونی ممالک میں پہلے بھیجا جا چکا ہے - اور اس طرح اخلاص اور دین کے لئے قربانی کا مظاہرہ تو ہو چکا ہے لیکن چونکہ ہم ان کی پوری تربیت نہ کر سکتے تھے - اس لئے نتائج کے لحاظ سے اتنی کامیابی نہیں ہوئی - جتنی امید تھی - تاہم بعض مقامات پر اچھی کامیابی ہوئی ہے - اور بعض نوجوانوں نے دین کی راہ میں جانی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے -

ابھی ایک تازہ واقعہ جو اخبار میں چھپ چکا ہے - ولی داد خان صاحب کے قتل کا ہے - انہیں طبابت کا علم پڑھا کر - اور کچھ دوائیاں دے کر ان کے وطن میں بھیج دیا گیا تھا - مگر ان کے اپنے ہی رشتہ داروں نے ان کو شہید کر دیا ہے :-

اسی طرح ایک اور نوجوان جو پنجاب کا رہنے والا تھا - کچھ عرصہ ہوا افغانستان چلا گیا تھا - چونکہ اُسے پتہ نہ تھا - کہ کسی دوسرے ملک میں جانے کے لئے پاسپورٹ لینا ضروری ہوتا ہے - اس لئے اس نے پاسپورٹ نہ لیا - اور اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا - اس نے وہاں بھی تبلیغ کرنی شروع کر دی تو اس کا اثر ہوتے دیکھ کر اسے جیل سے نکال دیا گیا - اور

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا جو امتحان ماہ نبوت ۱۳۱۹ھش میں ہونے والا ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے جن احباب اور بہنوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ ان کی دو فہرستیں پہلے شائع کی جا چکی ہیں۔ تیسری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اب دوستوں کو اس امتحان کی اہمیت معلوم ہو رہی ہے۔ اور بعض جماعتوں نے خصوصیت سے اس کی طرف توجہ کی ہے۔ لیکن ابھی بعض بڑی بڑی جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے تاحال توجہ نہیں کی۔ امید ہے ایسی جماعتوں کے عہدہ دار اب متوجہ ہونگے۔ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان میں شمولیت کی ضرورت بیان فرما چکے ہیں۔ حضور اقدس کی کتابوں کا بار بار مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اور امتحان ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ جس کتاب کا اس نے مطالعہ کیا ہے اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکا ہے۔

رول نمبر	نام	
۹۲	مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے۔	ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۹۱	قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	〃 〃 〃
۹۴	ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	〃 〃 〃
۹۵	صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ایس۔سی۔بی۔ٹی	〃 〃 〃
۹۶	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے	〃 〃 〃
۹۷	صوفی غلام محمد صاحب بی۔ایس۔سی۔بی۔ٹی	〃 〃 〃
۹۸	حکیم عبد العزیز خان صاحب	〃 〃 〃
۹۹	ماسٹر چراغ محمد صاحب	〃 〃 〃
۱۰۰	مولوی نذیر احمد صاحب رحمانی	〃 〃 〃
۱۰۱	ماسٹر فضل داد صاحب	〃 〃 〃
۱۰۲	مولوی محمد علی صاحب اظہر	〃 〃 〃
۱۰۳	مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل	〃 〃 〃
۱۰۴	قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل منشی فاضل	〃 〃 〃
۱۰۵	مرزا محمد یعقوب صاحب چغتائی	〃 〃 〃
۱۰۶	قاضی محمد اسلم صاحب	〃 〃 〃
۱۰۷	مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل	〃 〃 〃
۱۰۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل	تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب	〃 〃 〃
۱۱۰	〃 قمر الدین صاحب	〃 〃 〃
۱۱۱	سید منظور علی شاہ صاحب	〃 〃 〃
۱۱۲	چوہدری محمد حنیف صاحب	〃 〃 〃
۱۱۳	〃 عبد الواحد صاحب	〃 〃 〃
۱۱۴	ماسٹر عبد السلام صاحب بی۔اے	〃 〃 〃
۱۱۵	خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	
۱۱۶	ماسٹر محمد بخش صاحب	تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۱۷	〃 حسن محمد صاحب	〃 〃 〃
۱۱۸	〃 عبد العزیز صاحب	〃 〃 〃
۱۱۹	〃 نواب الدین صاحب	〃 〃 〃
۱۲۰	〃 شاہ دین صاحب	〃 〃 〃
۱۲۱	〃 غلام محمد صاحب	〃 〃 〃
۱۲۲	〃 بشیر احمد صاحب دینی	〃 〃 〃
۱۲۳	〃 عبد السعید صاحب	〃 〃 〃
۱۲۴	میاں محمد ابراہیم صاحب رشید۔ پٹرقیرہ۔	حیدرآباد سندھ
۱۲۵	بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر امیر جماعت احمدیہ	راولپنڈی
۱۲۶	میاں عبد القادر صاحب	〃
۱۲۷	قاضی عبد الغنی صاحب	〃
۱۲۸	سیٹھ کریم بھائی صاحب	〃
۱۲۹	شیخ عنایت اللہ صاحب	〃
۱۳۰	چوہدری ظہیر احمد صاحب	〃
۱۳۱	میاں عبد الحق صاحب رامہ	〃
۱۳۲	قریشی محمد افضل صاحب	〃
۱۳۳	عبد الکریم صاحب خانہ	قادیان
۱۳۴	خان عبد المجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گپور بنگال	

(ناظر)
ناظر تعلیم و تربیت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۷ر اپریل - آج مسٹر سبھاش چندر بوس نے باجے اور ڈھول وغیرہ کے ساتھ کورپوریشن کے ایک پارک میں آنجہانی سمجھوتہ کے بُت کو جلاتے ہوئے کہا - کہ اب ہمیں سمجھوتہ کا جذبہ ہمیشہ کے لئے اپنے دلوں سے نکال دینا چاہیئے - مزید کہا - کہ آزادی کے لئے ہماری بیداری جلیانوالہ باغ کے واقعہ اور پیٹ کے بل چلنے اور کوڑے لگانے کے احکام کی مرہون منت ہے - ہمیں موجودہ نظام کے خلاف لڑنا ہوگا - اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عدم تشدد کی ایسی جنگ ہوگی - جو کروڑوں فاقہ کش عوام کو روٹی دلائے گی اور آزادی ان کے لئے پیغام زندگی ہوگا۔

لنڈن ۸ر اپریل - سڈنی ریڈیو کا اعلان مظہر ہے کہ جاپان کے ۶۰ جنگی جہاز جن میں ہوائی جہاز لے جانے والے تین جہاز بھی شامل ہیں - اناہم کے بحری اڈے پر جمع ہو رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کوئی بہت بڑی بحری لڑائی لڑنے کی تیاریاں کر رہا ہے

لنڈن ۸ر اپریل - پارلیمنٹ نے خفیہ کام کے لئے ۴ لاکھ پونڈ مزید منظور کئے ہیں - اس سے سال حال کے لئے کل منظور شدہ رقم ۱۱ لاکھ پونڈ تک جا پہنچی ہے۔

نیو یارک ۸ر اپریل - کولمبیا کوسٹاریکا اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے - جس پر حال ہی میں ان تینوں ممالک کے نمائندوں نے دستخط کئے ہیں - اس معاہدہ کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر امریکہ کو موجودہ جنگ یورپ میں شریک ہونا پڑا تو نہر پانامہ کی حفاظت کے لئے ان علاقوں میں امریکہ کو ہوائی اڈے بنانے کا اختیار ہوگا نہر پانامہ کے فوجی علاقہ میں جو جرمن ملازم تھے ان کو موقوف کر دیا گیا ہے - کہا جاتا ہے ان جرمنوں کی موقوفی اور اس علاقہ سے اخراج اس معاہدہ کی ایک شرط ہے

امرتسر ۸ر اپریل - سونا -/۸/۴۲ چاندی -/۷۵ پونڈ -/۸/۲۷

کراچی ۸ر اپریل ضلع تھرپارکر میں قحط کے متعلق مارکنگ افسر کا بیان ہے کہ قریباً ۲ لاکھ ۶۹ ہزار مویشی مر گئے ہیں - ۸۰ ہزار نہایت معمولی قیمت پر چارہ نہ ملنے کی وجہ سے فروخت کر دیئے گئے - اس سے زمینداروں کو ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

احمد آباد ۸ر اپریل - سردار پٹیل نے آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اب لڑائی ناگزیر ہو گئی ہے ہم نے مکمل آزادی کے لئے جو حلف لیا تھا اسے پورا کرنا ہوگا - سوراجیہ اب نزدیک آ گیا ہے - پاکستانی سکیم کی مذمت کرتے ہوئے کہا - اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کو اتنے حصوں میں تقسیم کیا جائیگا - جتنے ہندوستان میں مذاہب ہیں - کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ہی بہترین حل ہے۔

نیو یارک ۸ر اپریل - اڈلف کیفر نے شناوری کا عالمگیر ریکارڈ توڑ دیا ہے جب کہ انہوں نے ایک مقررہ فاصلہ ۵۷ء۹ سیکنڈ میں طے کیا سابقہ ریکارڈ ۵۸ء۸ سیکنڈ کا تھا۔

قاہرہ ۸ر اپریل - شاہ مصر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔

بنارس ۸ر اپریل - ضلع بنارس میں گذشتہ تین ماہ میں طاعون سے ۲۱۰ اموات واقع ہوئیں - ابھی تک طاعون پھیل رہی ہے - اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس کے انسداد کے لئے پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔

لنڈن ۹ر اپریل - برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے فوراً حکومت ناروے کی امداد کے لئے جنگی ہوائی جہاز اور فوجیں بھیج دی ہیں - آج دوپہر کو اتحادیوں نے حکومت ناروے کو اطلاع دے دی تھی کہ جرمن حملہ کو روکنے کے لئے وہ پوری طرح لڑیں گے - آج دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ جرمنی کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ناروے کے سمندر میں اتحادیوں کے سرنگیں بچھانے کی وجہ سے اس نے حملہ کیا ہے - جرمنی نے جس سرعت سے مختلف مقامات پر اپنی فوجیں پہنچا دی ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے حملہ کرنے کا پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا - اور ناروے نے بھی جرمنی کے اس تازہ ظلم کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا

لنڈن ۹ر اپریل - آج برطانیہ اور فرانس کے کیبنٹ کے جلسے ہوئے سہ پہر کو برطانیہ کے کیبنٹ کا پھر جلسہ ہوا جس میں وزیر اعظم نے موجودہ حالات کے متعلق بیان دیا۔

لنڈن ۹ر اپریل - ڈنمارک پر جرمنی کے قبضہ کے متعلق اب کوئی شک نہیں رہ گیا - آج آٹھ بجے صبح کوپن ہیگن پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے - جٹ لینڈ کے جنوب کے سارے علاقہ میں پھیل گئے اس کے علاوہ بہت سے دوسرے حصوں پر بھی قبضہ کر لیا ناروے کے حالات ابھی تک ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوئے کیونکہ اس کے متعلق صرف وہی خبریں ملی ہیں جو دوسرے ممالک کے ریڈیوں سے اوسلو سے سنی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مقامات پر جرمنی نے اپنی فوجیں اتار لی ہیں - مگر ان خبروں پر فوراً یقین نہیں کر لینا چاہیئے کیونکہ حملہ آور سب ریڈیو سٹیشنوں پر قبضہ کرتے ہیں اور وہاں سے ایسی جھوٹی خبریں ملک میں پھیلاتے ہیں جن سے عام لوگ مرعوب ہو جاتے ہیں۔

لنڈن ۹ر اپریل - ناروے کی حکومت اوسلو کو چھوڑ کر اندرون ملک میں ایک مقام پر چلی گئی ہے - ناروے کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اوسلو چھوڑنے سے قبل جرمن سفیر نے یہ مطالبہ کیا کہ حکومت ناروے جرمن فوجوں کا مقابلہ نہ کرے - جرمنی کی حکومت قبول کر لے - پانچ بجے صبح یہ گفتگو ہوئی وزیر خارجہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ حکومت ناروے نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کے مطالبات نہیں مان سکتا - کیونکہ اس طرح اس کی آزادی چھن جاتی ہے - جرمن سفیر نے کہا - اگر جرمنی نے ناروے پر قبضہ نہ کیا تو اتحادی قابض ہو جائیں گے - وزیر خارجہ نے کہا اتحادی ایسا ارادہ نہیں رکھتے

لنڈن ۹ر اپریل - جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ ناروے کے سمندروں میں اتحادیوں نے جو کارروائی کی اس کی روک تھام کے لئے - اور ان ممالک پر اتحادیوں کے حملہ کو روکنے کے لئے انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا گیا ہے - مگر ناروے میں عام لام بندی کا حکم دیدیا گیا ہے اسی طرح سویڈن میں بھی۔

لنڈن ۹ر اپریل - کل برطانیہ کی ڈبکنی کشتیوں نے فوج لے جانے والے ایک جرمن جہاز اور ایک تیل لے جانے والے جرمن جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا - اول الذکر جہاز پر تین سو آدمی سوار تھے جن میں سے ڈیڑھ سو مارے گئے

لنڈن ۹ر اپریل - ڈنمارک اور ناروے کے پڑوسی ممالک حالات کا نہایت گہری نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں آج صبح سویڈن کیبنٹ کا جلسہ دو گھنٹے ہوا

لنڈن ۹ر اپریل - جرمنی کے سرکاری اعلان میں یہ بات مان لی گئی ہے - کہ ناروے کی فوجیں جرمن فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں - ڈنمارک کی سرحد سے جو خبریں پہنچی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آج شام تک جرمن فوجوں نے پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۹ر اپریل - جرمنوں کی کارروائیوں کی وجہ سے پچھلے ہفتہ صرف ۸ جہاز ڈوبے - جن میں سے ایک برطانیہ کا تھا - اور دوسرا ایک غیر جانبدار ملک کا - یہ کم از کم نقصان ہے جو لڑائی شروع ہونے کے وقت سے لے کر آج تک ایک ہفتہ میں ہوا - یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی جہاز بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر نہیں ڈوبا۔

کلکتہ ۹ر اپریل - جریا کے کوئلہ کی کانوں کے جن مزدوروں نے کل کام بند کر دیا تھا - آج انہوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے تمام کانوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے اور پانچ سے زیادہ آدمیوں کے اکٹھے

M.E. No:-314

لاکھوں

ہمارے امریکن دوست اب لاکھوں کی ناقابل اعتماد تعداد سے متاثر نہیں ہوتے۔ ان کا اندازہ کروڑوں سے کم نہیں۔ اس کی تازہ اور تشویش انگیز مثال صوبجات متحدہ امریکہ میں ملیریا کی اموات ہیں۔

راک فیلر فاؤنڈیشن کا اندازہ تھا۔ کہ ملیریا سے سالانہ کل نقصان ۳۹ ملین ڈالر ہے۔ اس کے بعد ٹینیس کی یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے اندازہ کے مطابق یہ تعداد نصف بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔ اس کا بیان ہے۔ کہ صوبجات متحدہ امریکہ میں ہر سال پانچ ملین ملیریا کے کیس ہوتے ہیں۔

غالباً اس ضمن میں اس کے متعلق سب سے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ ایک ایسے ملک میں جو ہر لحاظ سے بہتر ہے ملیریا کا مسئلہ ابھی تک بہت بڑے مسئلوں میں سے ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ لوگ غریب نہیں ہیں۔ اور نہ یہ عذر ہو سکتا ہے۔ کہ لوگ ملیریا سے بچنے یا اس کے علاج کے طریقوں سے ناواقف ہیں۔ امریکہ کے پبلک ہیلتھ سروس کی طرف سے ملیریا کے کیسوں اور اسکے نتیجہ میں اموات کے متعلق اعداد و شمار شائع کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی صحیح نہیں ہوئے۔ گزشتہ خزاں میں ڈاکٹر ایل۔ ایل ولیمز انچارج ملیریا کنٹرول یو۔ ایس۔ پبلک ہیلتھ سروس نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ اچھے سالوں میں ملیریا کے ۲½ ملین کیس ہوتے ہیں۔ اور بُرے سالوں میں چھ ملین سے اوپر۔ یہ تعداد جنوب مشرقی صوبجات کی کل آبادی کا ¼ حصہ ہے۔

دو سال ہوئے یو۔ ایس پبلک ہیلتھ سروس نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ کونین کی اس خوراک کے استعمال کے موید ہیں۔ جسکی لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن کی طرف سے سفارش کی گئی ہے۔ یہ خوراک حفظ ما تقدم کے طور پر ۶ گرین روزانہ ہے۔ اور ملیریا کے حملہ کی صورت میں علاج کے طور پر پانچ سے سات روز تک پندرہ سے بیس گرین ہے۔ ملیریا کمیشن کی رپورٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۲۵ پر اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اینٹی ملیریا دوائیوں میں کونین موجودہ زمانہ میں اول درجہ رکھتی ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ نہایت موثر ہے۔ ہر قسم کے زہریلے مادے سے پاک ہے اور اس کے استعمال اور خوراک کے متعلق سب لوگ واقف ہیں۔

پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

پہنچا ب میں پہونچا دیا گیا۔ اس وقت اس نے بتایا کہ بیرونی ممالک میں جانے کی تحریک پر میں افغانستان گیا تھا۔ جہاں سے مجھے نکال دیا گیا ہے۔ اب میں کہاں جاؤں۔ میں نے اسے کہا چین چلے جاؤ۔ عدالت خاں اس کا نام تھا۔ وہ ایک اور نوجوان کو ساتھ لے کر کشمیر کے راستہ چین جانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ مگر کشمیر پہونچکر بیمار ہو گیا۔ وہاں کے احمدیوں نے سنایا کہ جب اس کی حالت زیادہ نازک ہو گئی تو اس نے کہا کسی مخالف کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباہلہ کے لئے تیار کرو تو خدا تعالےٰ مجھے صحت عطا کر دے گا۔ آخر وہ کشمیر میں فوت ہو گیا۔ اور اس کا دوسرا ساتھی آگے چلا گیا۔ اور مشرقی ترکستان میں پہونچ کر تبلیغ شروع کر دی۔ اور ایک خاندان احمدی ہو گیا۔ جو راستہ کی بڑی تکلیفیں اٹھا کر یہاں پہونچ گیا ہے۔ ایک نوجوان ہے۔ ایک اس کی بہن اور والدہ ہے اب کچھ نوجوانوں کو تعلیم دی جا رہی ہے پھر ان کو اعلےٰ تعلیم کے لئے غیر ممالک میں بھیجا جائے گا۔ اس کے بعد تبلیغ کے کام پر لگایا جائیگا۔

باقی رہا روپیہ کا معاملہ۔ اب کے سال تحریک جدید کے وعدے پہلے سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ اور یہ بات ہمارے مدنظر ہے کہ مستقل فنڈ قائم کر دیا جائے۔ عملی حصہ کے متعلق خدام الاحمدیہ کی تحریک جاری کی گئی ہے۔ اس کے ماتحت قادیان میں عمدگی سے کام ہو رہا ہے جب یہاں کے نوجوانوں کی ٹریننگ ہو جائے گی۔ تو ان کو باہر بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ بیرونی جماعتوں میں جا کر نوجوانوں کی تربیت کریں۔

سال میں کم از کم ایک شخص کو احمدی بنانے کے وعدے آ رہے ہیں۔ مگر ابھی سب کے نہیں آئے۔ اگر جماعت اس طرف توجہ کرے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں عظیم الشان ترقی ہو سکتی ہے۔

حضور نے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو آئندہ رونما ہونے والے تغیرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا پچھلے سالوں میں مَیں بتا چکا ہوں۔ کہ دنیا میں عظیم الشان تغیرات آنے والے ہیں۔ چنانچہ اب یورپ تسلیم کر رہا ہے۔ کہ اگر جنگ ہوئی تو یورپ تباہ و برباد ہو جائیگا اور یورپ کی تباہی سے ساری دنیا میں انقلاب آ جائے گا۔ اور اس طرح اسلام کی اشاعت اور ترقی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ان وجوہات سے ہمارے لئے نہایت نازک وقت ہے۔ کیونکہ ہمارا کام نئی دنیا بنانا اور بسانا ہے دوسری قومیں پرانی ہیں اور قائم شدہ ہیں۔ وہ اپنی ترقی کے لئے محدود وقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کے لئے غیر محدود وقت ہے۔ وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر کوشش کرتی ہیں کہ جب موقعہ ملے گا ترقی حاصل کر لیں گے۔ مگر ہم ایک ایسی جماعت ہیں کہ ہماری ترقی کے لئے یہی وقت ہے کیونکہ انبیاء کی جماعتیں اسی عرصہ میں ترقی کرتی ہیں۔ جو ان کے لئے مقرر ہوتا ہے۔ ان کی دنیوی ترقی کے لئے تو لمبا زمانہ ہوتا ہے۔ مگر وہ دنیوی غلبہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ روحانی غلبہ کا زمانہ نبی کی بعثت کے قریب قریب کا ہی ہوتا ہے یہی بات ہمارے لئے ہے۔ وقت جلد جلد گزر رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ قلیل ترین عرصہ میں وہ اسلامی نظام دنیا میں قائم کر دیں۔ جس کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ اور اس کے لئے جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے دریغ نہ کریں۔

اس کے بعد حضور نے باری باری پانچ سب کمیٹیوں کے ممبر نمائندگان کے پیشکردہ منظور فرمائے۔ اور اجلاس ۶ بجے شام برخاست ہوا۔ رات کو سب کمیٹیوں نے اپنے اپنے اجلاس منعقد کر کے متعلقہ امور پر غور کیا۔ اور رپورٹیں تیار کیں۔

آج کے اجلاس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۴۱۶ تھی۔ جس میں پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ سندھ۔ یو۔ پی سی۔ پی۔ حیدرآباد دکن۔ برما اور ٹانگانیکا کی احمدی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے مقامی اور بیرونی وزیٹرز کی تعداد ۵۰۱ شمار

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اپریل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے میں خراش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد بخار اور نزلہ کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمدللہ

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب دہلی سے واپس آ گئے ہیں۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت کے زیر اہتمام ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ورزشی کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا۔

فتح گڑھ چوڑیاں میں اہلحدیثوں کا جلسہ اور احمدی مبلغ

قادیان ۷ اپریل۔ فتح گڑھ چوڑیاں میں اہلحدیثوں نے ۷ اپریل کو اپنا جلسہ کرنے کا اعلان تو کر رکھا تھا۔ لیکن اس کا کوئی تفصیلی پروگرام شائع نہیں کیا تھا چونکہ فتح گڑھ میں احمدی جماعت نہیں ہے۔ اس لئے آج نہایت تنگ وقت میں ان کا پروگرام ملا جس میں عبداللہ صاحب معمار کا لیکچر احمدیت کے خلاف رکھا گیا تھا۔ جس کے بعد سوال وجواب کے لئے بھی وقت تھا۔ یہ اطلاع ملتے ہی مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب کو روانہ کر دیا گیا۔ چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے ممکن ہے کہ وہ وقت پر وہاں نہ پہونچ سکیں۔

اسی جلسہ میں راجہ سانسی کے ایک مولوی نواب الدین صاحب نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جس کے شرائط طے کرنے کے لئے مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر کو ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم بی۔ اے اور میاں خیر دین صاحب کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ جنہیں مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اور ۷۔۸ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں بلایا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ عبدالرحیم صاحب کلرک بیت المال کا لڑکا عبدالکریم گلے کی سوزش اور بخار سے بیمار ہے اگلے ماہ میں مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہونے والا ہے احباب صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کریں (۲) محمد فقیر اللہ خان صاحب انسپکٹر آف سکولز میرٹھ بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہیں صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

زمینداروں کی اصلاح کا ایک مفید طریق

پنجاب کے زمیندار اس قدر مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔ کہ جب تک حکومت ہر جہت سے انہیں اوپر اٹھانے کی کوشش نہ کریگی اس وقت تک ان کا سنبھلنا ممکن نہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیز کی ڈرامہ پارٹی بھی جس کے ایک ڈرامہ کا گزشتہ پرچہ میں ذکر کیا گیا ہے اور جو چودھری نور احمد صاحب انسپکٹر کے زیر انتظام دکھایا گیا مفید خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے حلقہ عمل کو اس قدر وسیع کیا جائے۔ کہ کسی گاؤں کے زمیندار اس کے سبق آموز

بائبل میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بشارات

(۱)

میثاق النبیین

نبوت کے ظہورِ اتم سلسلۂ انبیاء کے عظیم ترین رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ عظمےٰ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ جسے خالقِ کائنات کا الہام فراموش کردیتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا الہام جس طرح خصوصیت سے انوارِ توحید سے تابندہ ہے اسی طرح الہامِ الٰہی لمعاتِ رسولِ مدنی سے درخشاں کیا گیا۔ کہ تا اس رحمۃ للعالمین کے ذریعہ (جو تمام انبیاء کا کعبۂ مقصود ہے اور ان کی عظیم الشان بشارات کا مصداق) مذاہبِ عالم کو جادۂ اتحاد اور شاہراہِ مستقیم پر جمع کیا جاسکے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی تمام انبیاء نے یہ پیشگوئیاں کیں۔ خوش خبریاں سنائیں۔ عہد و مواعید لئے۔ کہ اے شمع ہدایت کے پروانو۔ جب وُہ عظیم الشان رسول ظاہر ہو۔ ہاں وُہ رسول کہ جس کی قندیلِ رسالت سے ہمارے دیئے بھی روشن ہونگے۔ تو تم اس سراپا نور کو آنکھوں میں جگہ دینا۔ اس کی حیات افزا تعلیم کو سرمۂ چشم بنانا اس کی نور آفرینیوں کی تجلی سے اپنے دل کو جلا دے کر مصفےٰ اور مجلےٰ کرنا۔ یہ عہد و پیمان جملہ انبیائے عالم نے اپنی امتوں سے لیا۔ قرآن مجید نے میثاق النبیین سے نامزد کیا۔ اور بائبل میں سینٹ لوقا نے اپنی تصنیف اعمال الرسل میں ان الفاظ میں تسطیر کیا۔ کہ پطرس نے کہا کہ "ضرور ہے۔ کہ مسیح اس وقت تک آسمان میں رہے۔ جب تک وُہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسےٰ نے کہا۔ کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا۔ جو کچھ وُہ تم سے کہے اس کی سُننا .... تم نبیوں کی اولاد اس عہد کے شریک ہو۔ جو خدا نے تمہارے باپ دادوں سے باندھا" (اعمال ۳ / ۲۱ تا ۲۶)

ان آیات نے قرآن مجید کے بیان کی تصدیق کردی۔ اب انجیل و قرآن کے متفقہ فیصلہ کی رُو سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس عظیم الشان نبی کی بشارت تمام نبیوں نے دی۔ جو موسےٰ علیہ السلام کا مثیل ہے۔ اور جس کا ظہور حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد اسرائیلیوں کے بھائی بنو اسمٰعیل کی نسل سے ضروری تھا۔ چنانچہ جب ہم اس متفقہ ادعا اور ہم آہنگ آواز کی تصدیق چاہتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام صحفِ سماوی میں بنو اسمٰعیل کے ایک رفیع الشان نبی کی بعثت کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جن کا انطباق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا۔ اور کسی پر ممکن نہیں۔

ہرچند مذاہبِ عالم میں شدید اختلاف ہے۔ لیکن جس نقطۂ مرکزی اور اساسِ اتحاد پر سب مذہب جمع ہیں۔ وُہ سلسلہ انبیاء میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہے۔ چنانچہ تمام انبیائے عالم اپنی امتوں کو اس عالم گیر۔ اور عظیم المرتبت نبی کو ماننے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس کے زیرِ سایہ رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اس کے نشانات تبلاتے ہیں اس کے ظہور کی بشارات دیتے ہیں۔ ایسی صاف و صریح کہ جن کو پڑھ کر آنکھوں میں سرور و کمشٹ آتا ہے۔ اور پیمانۂ دل بادۂ ایمان سے لبریز ہوتا ہے۔ پھر ہمارا مشامِ ایمان انبیائے عالم کے کعبۂ مقصود حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہی معطر ہوتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قدیم صحفِ مقدسہ مرورِ زمانہ کے ہزارہا تغیرات اور مسلسل حوادثات سے گزرے۔ متواتر اور پیہم تباہیوں اور بدحالیوں کے زیرِ اثر رہے۔ ان کے سامنے دُنیا کی عظیم الشان سلطنتیں شہرۂ آفاق قومیں فرعونی حکومتیں منصۂ ظہور پر آئیں۔ سربلند ہوئیں۔ اور انتہائے عروج کو پہنچیں۔ پھر انحطاط پذیر ہوکر صفحۂ عالم سے ایسی نابود و بے بود ہوگئیں۔ کہ ڈھونڈے سے ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔ خونریز معرکہ آرائیاں جنگ و جدل کے ہولناک اور مہیب نظارے پیدا ہوئے۔ چنانچہ انہی گوناگوں تباہیوں زمانہ کی گردشوں اور سفاکوں کی دراز دستیوں کے باعث کتبِ مقدسہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہونچا۔ لیکن اس بے پناہ کشمکش اور زبون حالی کے باوجود ان صحائف میں رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات واضح الفاظ میں محفوظ ہیں۔ بلکہ آپ کا اسم مبارک بھی موجود ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی حکمتِ بالغہ نے کتبِ مقدسہ کی تباہی و بربادی تغیر و تبدل قطع و برید کے باوجود ان پیشگوئیوں کو تباہی سے بچایا۔ تاکہ سلسلہ انبیاء میں اس یکتا نبی کے حق میں انبیاءِ عالم کی گواہی محفوظ رہے یہ اس حکیم کی حکمتوں میں سے ایک حکمت ہے۔ اور چشم بینا کے لئے اس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر واضح اور بین دلیل ہے۔

غزل الغزلیات میں بشارات

غزل الغزلیات حضرت سلیمان علیہ السلام کے غزلوں میں سب سے عمدہ گیت ہے۔ یہ اعلیٰ رازوں سے پُر ہے (دیکھو کیتھولک بائبل جلد ۳ - صفحہ ۲۷۴) جو مقدس صحائف زمانہ کی دستبرد کا شکار ہوگئے۔ ان میں سے ایک غزل الغزلیات بھی ہے۔ چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین ہزار تمثیلیں کہیں۔ اور اس کی غزلیں ایک ہزار پانچ تھیں (سلاطین ۴ / ۳۲) کیتھولک بائبل میں زیرِ آیت ہذا حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ تین ہزار تمثیلیں۔ اور ایک ہزار پانچ غزلیں یہ سب کھوئی گئیں۔ سوائے اس حصہ کے جو امثال کی کتاب میں ہے۔ اور اس کی خاص نظم جو غزل الغزلیات کہلاتی ہے۔ (دیکھو کیتھولک بائیبل جلد ۲ - صفحہ ۱۵۹) گویا حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار پانچ غزلوں میں سے ایک خاص اور اعلیٰ غزل باقی رہ گئی۔ اس کے علاوہ ایک ہزار چار غزلیں نذرِ فنا ہیں۔ میں قربان جاؤں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے لئے ایک ہزار پانچ غزلوں میں سے اس ایک اعلےٰ غزل کو تباہی سے بچایا۔ اور محفوظ رکھا جس میں آپ کا اسم گرامی وارد ہوُا۔ اور آپ کی بعثتِ مقدسہ کے نشانات بتلائے گئے۔ تاکہ یہ غزل رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر رہتی دُنیا تک گواہ رہے۔

چنانچہ ہمارے ہاں روایتوں میں یہ واقعہ آتا ہے۔ کہ زمانہ نبوی میں چند ایک یہودی غزل الغزلیات میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی اور آپ کا اسم گرامی پڑھ کر ایمان لے آئے۔ اس پر یہودی علماء کو بلا کر پیشگوئی کے الفاظ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن یہودی علماء آپ کے اسم گرامی کو کبھی تو انگلی سے چھپا لیتے۔ اور کبھی غلط ملط کرکے اور طرح پڑھ دیتے۔ اب میں غزل الغزلیات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ کی پیشگوئیاں اور آپ کا اسم گرامی پیش کروں گا۔ امید واثق ہے۔ کہ حق پسند اور حقیقت شناس صمیم قلب اور عقلِ سلیم سے اس پر غور کرکے حضرت سلیمان علیہ السلام کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا فخر حاصل کریں گے۔

چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعتیہ اشعار کہے۔ آپ کے عشق کے خمار میں نغمہ سرائی کی۔ آپ کی الفت و محبت میں غزل کہی۔ جن کا ہر ہر لفظ دلکش مگر درد انگیز ہے۔ جن کا ہر نغمہ شیریں مگر دل گداز ہے۔ چنانچہ من جملہ ان متعدد بشارات کے جو جملہ کتبِ آسمانی کی طرح تورات و انجیل کے مختلف صحائف میں اس نسلِ اسمٰعیلی کے عظیم الشان نبی سرورِ دو عالم فخرِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس وجود باجود میں پوری ہوگئیں

ایک عظیم الشان بشارت حضرت سلیمان علیہ السلام کے کلام غزل الغزلیات میں آپ کی شبیہ مبارک اسم گرامی اور دیگر نشانات بعثت مقدسہ کو بیان کرتے ہوئے بسبب انتہائی محبت کے اظہار کے بصیغہ تانیث ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔

(۱) "اے یروشلم کی بیٹیو! میں تمہیں قسم دیتی ہوں کہ اگر تم میرے محبوب کو ملو تو اسے بتلا دینا۔ کہ مجھے عشق نے بیمار کر دیا۔ تیرے محبوب کو دوسرے محبوبوں پر کیا فضیلت ہے۔ اے تو جو عورتوں میں جمیلہ ہے۔ تیرے محبوب کو دوسرے محبوب پر کیا فوقیت ہے۔ کہ تو ہمیں ایسی قسم دیتی ہے۔ میرا محبوب سفید اور سرخ ہے۔ دس ہزار کے درمیان جھنڈے کی طرح ہے۔ اس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کے بالوں کی لٹیں کھجور کی شاخ سی کوے کی طرح سیاہ ہیں۔ اس کی آنکھیں دو کبوتروں کی مانند جو پانیوں کی نہروں پر دودھ میں غسل کر کے تمکنت سے بیٹھے ہوں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور ریحان کے پشتوں کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں۔ جن سے خالص مر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ سونے کے کڑے ہیں۔ جن پر زبرجد جڑا ہو اس کا بدن ہاتھی دانت ہے جس پر نیلم کے پھول بنے ہوں۔ اس کی ٹانگیں سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کی صورت لبنان کی سی ہے۔ وہ دیودار کی طرح مرغوب ہے۔ اس کا منہ سب سے زیادہ شیریں ہے۔ بلکہ وہ سراپا عشق انگیز (محمدیم) ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا محبوب ہے۔ اور یہ میرا پیارا ہے۔"

غزل ۵/۹ تا ۱۶ کیتھولک بائیبل

(۲) میری کبوتری میری کاملہ ایک ہی ہے۔ وہ اپنی ماں کی اکیلی بیٹی ہے۔ اور اپنی والدہ کی لاڈلی ہے۔ بیٹیوں نے اسے دیکھا۔ اور اسے مبارک کہا۔ بیگموں اور حرموں نے اسے دیکھا اور اس کی تعریف کی۔ یہ کون ہے جو صبح کی طرح نکل آتی ہے۔ جو چاند کی مانند سفید اور سورج کی طرح چمکتی ہے۔ اور جھنڈوں کے پیچھے لشکروں کی مانند ہیبت ناک ہے۔

غزل ۶/۸-۹ کیتھولک بائیبل

مذکورہ غزل میں جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے محبوب جانی سے غایت درجہ عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں اس کی بعض خاص نشانیوں سے بھی باحسن وجوہ مطلع کئے دیتے ہیں۔ تا حق پسند طبائع اور سعید الفطرت انسان ان صفات سے متصف کو پا کر فوراً قبول کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔ چنانچہ وہ بشارات جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سرور دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے حق میں اپنی مذکورہ غزل میں بیان کیں۔ ہدیہ احباب کرنے کے بعد اب ان کی توضیح و تشریح حوالہ قلم کرتا ہوں:

افضل الانبیاء

بشارت اول۔ "تیرے محبوب کو دوسرے محبوبوں پر کیا فضیلت ہے۔ تیرے محبوب کو دوسرے محبوبوں سے کیا فوقیت ہے۔" (غزل ۵/۹) گویا سلیمان کا محبوب تمام محبوبوں یعنی نبیوں سے خوب تر اور ہر ایک سے افضل ہے تبھی تو ایسا سوال کیا جاتا ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس سوال کے جواب میں وہ خصائص بیان کرتے ہیں۔ جن کے باعث سلیمان کے محبوب کی تمام محبوبوں میں امتیازی حیثیت ہے۔ وہ نشانات بتلاتے ہیں۔ جو محبوب سلیمان کے لئے خاص ہیں۔ وہ صفات خصوصی پیش کرتے ہیں۔ جن کا مصداق سب انبیاء پر فضیلت اور فوقیت رکھتا ہے۔ چنانچہ سلسلہ انبیاء میں صرف خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ کہ جن کو خدا تعالےٰ نے تمام نبیوں سے افضل ٹھہرایا ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید الاولین والآخرین من النبیین۔ انا سید

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

محترم ناظرین الفضل کو یاد ہوگا کہ آغاز بہار (۱۵ جنوری) کے وقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو حضور پر آج سے ۳۳ سال پہلے خداوند عالم الغیب سے نازل ہوا۔ میں نے چند خبروں کو نقل کرتے ہوئے بتایا تھا کہ کس طرح "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" کے مطابق یہ پیشگوئی ہر سال اپنا جلوہ ایسے پیرایہ میں دکھاتی ہے کہ تمام عالم و عالمیاں کو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ یہ اس ذات والا صفات کا کلام ہے جو مستقبل میں ہونے والے امور کی جزئیات سے واقف ہے۔ اور فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق جس پاک ہستی کے ذریعہ یہ خبر عالم میں نشر کی گئی ہے۔ یقیناً اس کا تعلق خدا تعالےٰ سے ایسا گہرا ہے۔ کہ اسی کے ذریعہ دیگر مرضیات الٰہیہ کا علم بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہر خدا پرست کا فرض ہے۔ اور اسی میں اس کی سعادت دارین ہے۔ کہ وہ اس مامور الٰہی کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی کو بنا کر دونوں عقبےٰ کے انعامات سے بہرہ اندوز ہو۔ اور اپنے آپ کو ہر قسم کی تکالیف و مصائب سے بچائے۔ اب میں نے مناسب سمجھا کہ موسم بہار کے اختتام پر بھی آخری عشرہ کی خبروں کا اقتباس دے دوں۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ جو کچھ وحی الٰہی نے خبر دی تھی۔ اس سال بھی وہ پوری شان سے پوری ہوئی۔ پچھلے دنوں۔ (غالباً) محکمہ اطلاعات نے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس میں مختلف اضلاع میں غیر معمولی ژالہ باری کا ذکر تھا۔ اور اسکے علاوہ جو لوگ باقاعدہ اخبار پڑھتے ہیں۔ اور خدا کے کسی نشان پر غافلوں کی طرح نہیں گزر جاتے ان سے بھی مخفی نہ رہا ہوگا۔ کہ غیر معمولی ژالہ باری و برفباری اکناف عالم کیا مشرق کیا مغرب میں ہوئی۔ میں صرف اپنے علاقے اور قادیان دارالامان کے قریبی اضلاع کی نسبت گزشتہ ہفتہ عشرہ کی خبریں نقل کرتا ہوں۔

(۱) گوجرخان ۲۵ مارچ۔ گھمن۔ پسرال۔ جہانگیر علاقہ ذیل کالا جنڈیلہ اکھروال وغیرہ میں شدید ژالہ باری کے باعث فصلوں کو بہت نقصان پہونچا۔ (پرتاپ ۲۸ مارچ)

(۲) شیخوپورہ (۲۷ مارچ) علاقہ سانگلہ میں شدید ژالہ باری ہوئی۔ اولوں کی دو دو فٹ تہ جم گئی۔ چک ۱۲۰۔ ۱۱۹۔ ۱۱۷ میں خاص طور پر اولوں کی تہ ۲۴ گھنٹوں تک رہی (پرتاپ ۳۰ مارچ)

(۳) لدھیانہ (۳۱ مارچ) ضلع لدھیانہ کے دیہات اکسی کلاں۔ نارنگ۔ گوجروال۔ لوہگڑھ رائے پور۔ گوپال پور میں تقریباً آدھ گھنٹہ اولے برسے۔ تمام فصلیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ بعض مواضعات میں تو اولے گلیوں اور کھیتوں میں دو دو فٹ تک چڑھ گئے۔ (ب) جگراؤں میں زبردست بارش اور بے حد اولے پڑے۔ (پرتاپ ۳ اپریل)

(۴) ترن تارن (یکم اپریل) دیہات میں ایک گھنٹہ تک شدید ژالہ باری ہوئی تین تین چار چار چھٹانک کے اولے تھے انبار لگ گئے۔ سولہ گھنٹے تک پڑے رہے۔ کئی پرندے مر گئے فصلیں تباہ ہو گئیں۔ (پرتاپ ۴ اپریل)

(۵) گوجرانوالہ ۲ اپریل کئی دیہات سے اطلاعات وصول ہوئی ہیں کہ ژالہ باری کی وجہ سے فصل تباہ ہو گئے ہیں۔

(ب) پھلروان ۳ اپریل۔ ضلع سرگودھا و ضلع گجرات کے تقریباً ۳۵ گاؤں کی تمام فصلیں اولوں سے تباہ ہو گئیں۔ علاقہ بھر میں اولوں کی وجہ سے کہرام مچ گیا ہے۔ (پرتاپ ۶ اپریل)

(۶) پٹنہ بہار میں خوفناک ژالہ باری ہوئی جس کی وجہ سے ۳۵ اشخاص ہلاک اور بہت سے مجروح ہو گئے۔ علاوہ ازیں بیشمار مویشی۔ ہرن۔ پرند موت کا شکار ہوئے۔ سینکڑوں جھونپڑیاں تباہ ہو گئیں اور سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ (پرتاپ ۱۰ اپریل) امید ہے ان نشانات الٰہیہ سے فائدہ حاصل کیا جائیگا۔ سب سے اہم یہ ہے کہ انسان اپنے آپکو ہر وقت خدا کی رحمت کا محتاج سمجھے۔ اور اس کے احکام کی خلاف ورزی سے حتی الامکان بچتا رہے۔ اور اس کے ماموروں مرسلوں کے مقاصد کے ساتھ اپنی تمام کوششیں اور سرگرمیاں متحد کر دے۔ تاکہ یہی آفات اس کے لئے موجب برکات بن جائیں۔ خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

۳ ولد آدم ع بقائے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی۔ خاکسار شیخ عبد القادر لائلپور

تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی

میں مہلت سے کام لیں۔ اور جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وُہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں۔ سارے ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کر سکتے ہیں۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں۔ تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے۔ اگر وقت پر یہ قسط ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو گویا بروقت چندہ ادا نہ کرنے والے کی سُستی سے ہوا۔ اور اس صورت میں اس کا سَو روپیہ چندہ خدا تعالیٰ کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ دس روپیہ جرمانہ اس کی سُستی سے ہوا ہے۔

پس دوست توجہ کریں۔ اور اپنے وعدے جلد پورے کریں۔ اور

جو نہیں دے سکتے

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بیان کیا ہے۔ اب بھی ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وُہ معافی لے لیں۔ اور جو طاقت رکھتے ہیں۔ مگر ادا نہیں کر سکے۔ وُہ اپنی اس

غلطی کا ازالہ

کریں۔ بلکہ کفارہ کے طور پر کچھ زیادہ دیں۔ جو دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اور ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ساتھ کے ساتھ کچھ نہ کچھ ادا کرتے جائیں۔ تا سلسلہ کے کام میں نقص نہ واقع ہو۔ میں جانتا ہوں۔ کہ

احمدیوں پر بوجھ

زیادہ ہیں۔ ان کی قربانیاں دوسروں سے بڑھی ہوئی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے۔ کہ ان کے لئے جو انعامات مقدر ہیں۔ وُہ بھی دُوسروں کے لئے نہیں۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ قربانیاں تو ہم کرتے ہیں۔ مگر دُنیوی انعام اور آرام و آسائش دوسروں کو حاصل ہیں۔ مگر وُہ نہیں جانتے۔ کہ ان قربانیوں کے بدلہ میں ان کو تو خدا ملتا ہے۔ اور دوسروں کو بھیڑ بکریاں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جب مکّہ کو فتح کیا۔ تو بہت سے نئے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے بعد جو جنگ ہُوئی۔ اس میں کچھ اموال آئے۔ تو آپ نے وُہ مکّہ کے نومسلموں میں تقسیم کر دیئے۔ مدینہ کا ایک نوجوان انصاری اپنی ناسمجھی کی وجہ سے صبر نہ کر سکا۔ اور اس نے کہدیا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور فتح ہماری وجہ سے ہُوئی ہے۔ مگر اموال رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مکّہ والوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھی خبر پہونچی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کیا۔ ان کو بھی علم ہو چکا تھا۔ کہ ایسی رپورٹ آپ کو پہونچ چکی ہے۔ وُہ بہت گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے کہا۔ یا رسُول اللہ ہمیں علم ہے۔ کہ آپ نے ہمیں کیوں بلوایا ہے مگر ہم سب اس نوجوان کی اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: انصار

جو ہونا تھا وُہ ہو چکا

انصار تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ جب محمد (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کو اس کی قوم نے وطن سے نکال دیا۔ جب اپنے شہر میں اس پر زندگی تلخ کر دی۔ اس وقت ہم نے اس کے لئے اپنے شہر کے دروازے کھول دیئے۔ اور اُسے پناہ دے آئے۔ پھر ہم اس کے دشمنوں کے ساتھ لڑے۔ اور قربانیاں کرتے رہے حتیٰ کہ فتح حاصل کر لی۔ مگر جب فتح حاصل ہو گئی تو اس نے اموال اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیئے۔ اور ہم خالی ہاتھ رہ گئے آپ نے فرمایا۔ اے انصار بے شک تم یہ کہہ سکتے ہو۔ یہ بات سُنکر انصار جو

اخلاص و قربانی کا ایک ہی نمونہ

تھے۔ بلکہ بعض رنگ میں ان جیسی قربانی کرنے والی کوئی اور قوم ملتی ہی نہیں۔ بے شک مہاجرین نے بھی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ مگر وُہ قربانی جس کا بدلہ دُنیا میں نہیں ملا۔ وُہ انصار ہی کی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سُنکر ان کے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی۔ یہ ظاہر ہے۔ وُہ بے اختیار رونے لگے اور عرض کیا۔ یا رسُول اللہ یہ

ایک نوجوان کی غلطی

ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں۔ یہ بات تم کہہ سکتے ہو۔ مگر تم ایک اور بات بھی کہہ سکتے ہو۔ اور وُہ یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) مکّہ میں پیدا ہُوا۔ اور اس کی پیدائش سے اللہ تعالیٰ نے مکّہ کو عظمت عطا کی۔ مگر مکّہ والوں نے اس نعمت کی ناشکری کی۔ اور اس کی ناشکری کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ اسے مکّہ سے مدینہ لے گیا۔ اور اس پر

اپنے فضلوں کی بارش

کی۔ اور وُہ اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے بڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ انہوں نے مکّہ کو فتح کر لیا۔ پھر مکّہ والوں نے یہ امید کی۔ کہ شائد اب ہمارا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیں دوبارہ مل جائے گا۔ مگر ہوا کیا؟

فتح کے بعد مکّہ والے

تو بھیڑ بکریاں اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ اور انصار خدا تعالیٰ کے رسُول کو اپنے ساتھ لے گئے۔ پس میں بھی وُہی کہتا ہُوں۔ جو میرے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ دُوسرے لوگوں کو تو مال و دولت مل جاتا ہے۔ مگر تم جو قربانیاں کرتے ہو اس کے نتیجہ میں

تمہارا خدا تمہیں ملتا ہے

اور یہ انعام کوئی معمولی انعام نہیں ہے بلکہ اپنا نقطۂ نگاہ ہے۔ جو نادان اس بات کو ترجیح دیتے ہیں۔ کہ ان کی قربانیوں کے عوض ان کو

دُنیوی عزت اور مال و دولت

حاصل ہو۔ ان کا کوئی علاج میرے پاس نہیں۔ جس کی رُوحانی نظر تیز ہے۔ اس کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ اور پھر اگر دیکھا جائے۔ تو ظاہری لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر زیادہ ہو رہے ہیں۔ پہلے سے بہت زیادہ مالدار لوگ اب ہم میں موجود ہیں پہلے سے بہت بڑے عہدیدار ہم میں شامل ہیں۔ اور پہلے سے بہت زیادہ عزت والے لوگ آج ہم میں موجود ہیں۔ پھر

غریبوں اور مسکینوں کے لئے

جو انتظام یہاں ہیں۔ وُہ دُنیا میں اور کسی جگہ نہیں۔ اگر کسی کو کوئی شکایت ہے۔ تو وُہ محض حسد کی وجہ سے ہے۔ ایک شخص سمجھتا ہے مجھے دس روپے ملنے چاہئیں مگر ملتے صرف دو ہیں۔ وُہ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اگر وُہ کسی اور جگہ ہوتا۔ تو یہ دو بھی نہ مل سکتے۔ اور حسد کی وجہ سے شکایت کرنے لگتا ہے۔ میں کہتا ہوں دُنیا کا کوئی اور ایسا شہر تو بتاؤ۔ جہاں اس طرح لوگوں کے

کھانے اور کپڑے کا انتظام

ہوتا ہو۔ جیسا یہاں ہوتا ہے۔ کوئی مالدار سے مالدار قوم ایسی نہیں۔ جو غریبوں کی اس طرح پرورش کرتی ہو۔ جیسی ہم کرتے ہیں بے شک ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ اس لئے ہم محدود امداد ہی کر سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ اسلامی حکومت میں ہر شخص کے لئے کھانے پہننے اور مکان کا انتظام حکومت کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ ہمیں فراخی عطا کرے۔ تو ہم بھی ایسا کریں گے۔

مگر بہر حال دوسری قوموں کی نسبت ہماری موجودہ حالت اچھی ہے۔ بعض لوگ نسبت نہیں دیکھتے بلکہ شان کا مقابلہ شان سے کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص کو دس روپیہ میں آٹھ روپیہ کا مال ملے وہ اچھا ہے۔ یا جسے ایک پیسہ میں دو پیسہ کا مال مل جائے۔ اس کے دس روپیہ میں ایسی نحوست ہے کہ اسے اس میں آٹھ روپیہ کا مال ملتا ہے۔ اور ہمارے ایک پیسہ میں اتنی برکت ہے۔ کہ اس میں دو پیسہ کا مال ملتا ہے۔ بے شک اس کے پاس روپے زیادہ ہیں۔ مگر برکت تو ہمارے مال میں زیادہ ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت

ہر جہت سے ترقی

کر رہے ہیں۔ ہمارے نظام میں بھی بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ اگر ہم قربانی اور ایثار میں ترقی کریں۔ اور تبلیغ کو وسیع کریں۔ تو وہ دن بھی دور نہیں۔ جب

حکومت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ہوگی

کیونکہ حاکم لوگ بھی تو آخر ہدایت کے محتاج اور خواہشمند ہیں۔ لیکن اگر اس وقت ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت نہ ہوئی تو وہ دن برکت والے نہ ہوں گے۔ اور ایک مومن تو اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ وہ مر جائے بہ نسبت اس کے کہ اس کے دل سے

خدا تعالیٰ کی محبت

کم ہو جائے۔ حضرت ابو ذر غفاری رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی تھے۔ ان کو دنیوی مال و دولت سے اس قدر نفرت تھی۔ کہ جب مسلمانوں کو مال کثرت سے ملنے لگے۔ تو وہ ہر ایک سے لڑتے تھے کہ تم مال کیوں رکھتے ہو۔ آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ کسی گاؤں میں جا بیٹھیں۔ تا نہ یہ چیزیں دیکھیں۔ اور نہ لوگوں سے لڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو

ظاہری شان سے نفرت

ہوتی ہے۔ اور وہ صبر و قناعت میں ہی خوش رہتے ہیں۔ مگر کامل مومن کا اصل مقام یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جس حال میں رکھے۔ اس میں خوش رہے اگر خدا تعالیٰ لاکھوں روپے دے دے تو اس میں خوش رہے۔ اور اگر بھوکا رکھے تو اس حالت میں بھی خوش رہے پس جماعت پر اللہ تعالیٰ کے جو فضل نازل ہو رہے ہیں۔ اور جس مقام پر اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ہم سے جو کام لے رہا ہے۔ اور جو لے گا۔ اس کے پیش نظر

کسی بھی قربانی کو بڑا نہ سمجھو

ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ پس جو دوست اب تک سستی کرتے رہے ہیں وہ اب چست ہو جائیں۔ اور جو چست ہیں وہ اپنے اندر اور چستی پیدا کریں۔ ضمناً میں یہ بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں نے اپنی طاقت اور حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ چونکہ

چندوں میں کمی

ہے۔ اس لئے وہ اگر بڑھا دیں تو زیادہ ثواب پائیں گے۔ عہدیداروں اور دوسرے کام کرنے والوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ابھی چستی سے کام کریں۔ ممکن ہے یہ کمی ان کی سستی کی وجہ سے ہو۔ میں یہ بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ پچھلے دنوں ڈاک دفتر میں جاتی تھی۔ اور میرے پاس خلاصے آتے تھے اس لئے ممکن ہے بعض وعدے نظر انداز ہو گئے ہوں بلکہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ بعض وعدے نظر انداز ہو گئے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں کو ان کے وعدے پہنچ جانے کی اطلاع نہ ملی ہو۔ وہ پھر بھیجدیں۔ اور اس طرح ممکن ہے جو کمی ہے وہ ان وعدوں کے مل جانے پر پوری ہو جائے۔

ایک اوورسیر کی ضرورت

صوبہ بہار میں ایک جگہ ایک تجربہ کار سند یافتہ اوورسیر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۹۰ روپے ماہوار ملے گی۔ ترقی کی بھی گنجائش ہے۔ ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ جو قرآن مجید باترجمہ جانتا ہو۔

حضرت مسیح ناصری کی الوہیت

کے متعلق

ایک عیسائی کے بعض شبہات کا ازالہ

ایک عیسائی کا مکتوب

کچھ دن ہوئے "الفضل" میں "ایک عیسائی کا خط ایک مسلمان کے نام" کے عنوان سے ایک مضمون چھپا تھا جس میں کسی صاحب نے قرآن مجید کی بعض آیات سے غلط طور پر یہ استدلال کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جملہ انبیاء سے افضل ہیں۔ اور یہ کہ وہ کارنامے اور معجزات جو ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے وہ اس نوعیت کے ہیں کہ بجز خدا کے کسی نبی یا رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہونے ناممکن ہیں۔ اس لئے عیسائی صاحب کا منشاء یہ ظاہر کرنا تھا کہ مسلمانوں کے مسلمات کے مطابق بھی مسیح ناصری میں بعض صفات ایسی پائی جاتی ہیں۔ جو صرف خدا ہی کے لئے مختص ہیں۔ اور کسی بشر میں ان کا پایا جانا ممتنع اور محال ہے۔ اس لئے مسیح ناصری خدا یا ابن اللہ ہیں۔ اور ان کی الوہیت پر ایمان لا کر انسان حقیقی نجات حاصل کر سکتا ہے۔

اگرچہ یہ شبہات اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کا مفصل ازالہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی مرتبہ کیا جا چکا ہے۔ تاہم اس نیت سے کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ حاصل کرے۔ ان شبہات کا مختصر طور پر جواب دیا جاتا ہے۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دین مسیحی کی تائید کیلئے آئے تھے

سب سے پہلی بات جو عیسائی دوست نے اپنے خط میں لکھی ہے۔ یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح کی طرف راہ نمائی کرنے اور دین مسیح کی تائید کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور یہ بتانے کے لئے آئے تھے کہ دنیا کا حقیقی نجات دہندہ مسیح ناصری ہی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں قرآن میں آتا ہے ومبشرًا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مسیح فرماتے ہیں۔ میں ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ اور اس کا نام احمد ہوگا۔ غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اگر احمد رسول نے آکر دین مسیح کو جھٹلانا تھا۔ اور مسیح کے خلاف چلنا تھا تو مسیح ایسے رسول کی آمد کو بشارت کیسے کہہ سکتے تھے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احمد رسول نے آکر مسیح کے راستہ صاف کرنا تھا۔ اور لوگوں کو بتلانا تھا کہ نجات مسیح کے ساتھ ہے۔"

یہ تو درست ہے کہ مبشر رسول اپنے مبشر کی تکذیب نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر اس نے اپنے متعلق پیشگوئی کرنے والے اور اپنی آمد کی خوشخبری دینے والے کو خود ہی جھوٹا قرار دے دیا۔ تو اس کی آمد کی پیشگوئی کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے وہ احمد رسول جس کے آنے کی حضرت مسیح نے بشارت دی حضرت مسیح اور انکے دین کو نہیں جھٹلائیگا۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں

تقریر یا تبلیغ کر سکتی ہو۔ خود شمند احباب درخواست سرنامہ جیوڑ کر مقامی عہدہ داران کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ ناظر امور عامہ

کہ حضرت مسیح کے خلاف چلنے والے لوگ ان کی طرف جو سراسر غلط اور جھوٹی باتیں منسوب کریں ان کو درست قرار دے دے اور ان کی تصدیق کرے۔ پس جبکہ حضرت مسیح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی بشارت دی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور انجیل سے ثابت ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ کہ آپ حضرت مسیح کی اصل حقیقت بیان فرماتے اور ان کے متعلق جو غلط اعتقادات عیسائیوں نے بنا رکھے تھے ان کو دور فرماتے — اور آپ نے خدا تعالےٰ کے الہامات کی بنا پر ایسا ہی کیا۔ چنانچہ فرمایا ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل و امہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام۔ انظر کیف نبین لھم الآیت ثم انظر انی یؤفکون۔ یعنی حضرت مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں کہ وہ اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی دنیا کی ہدایت کے لئے رسول آتے رہے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صرف یہ بتایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری دوسرے انبیاء کی طرح کے ایک رسول تھے۔ بلکہ ساتھ ہی تین زبردست عقلی دلائل کے ساتھ عیسائیوں کے اس قول کی تردید کر دی ہے کہ یسوع مسیح خدا یا ابن اللہ ہیں۔

قیاس استقرائی

چنانچہ سب سے پہلی دلیل کو قیاس استقرائی کے رنگ میں پیش کیا اور فرمایا۔ دیکھو انسان کے علم اور یقین کا دارومدار تجربہ اور مشاہدہ قانون قدرت پر ہے جب ہم کسی چیز کو بار بار کے تجربہ اور مشاہدہ سے ٹھیک پاتے ہیں۔ تو اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ اور اس کے خلاف بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جب تک قطعی ثبوت کے ساتھ وہ ثابت نہ ہو جائے۔ مثلاً ہمیں بار بار کے تجربہ سے معلوم ہے۔ کہ زہر انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اب اگر کوئی آکر یہ کہے۔ کہ زہر ہلاک نہیں کرتی تو کیا ہم اس کے کہنے پر ایسے امر کو چھوڑ دیں گے۔ جو قیاس استقرائی سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور کیا کوئی عقلمند اس کی بات مان کر زہر کھانے کے لئے طیار ہو جائے گا۔ پس جب قیاس استقرائی دنیا کے حقائق ثابت کرنے کے لئے بہت اہم مرتبہ رکھتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے اس دلیل کو پیش کرتے ہوئے فرمایا قد خلت من قبلہ الرسل یعنی حضرت مسیح علیہ السلام بے شک نبی تھے۔ مگر وہ انسان تھے۔ اور جہانتک تاریخ انسانی کا پتہ لگتا ہے یہی سنت اللہ کو پاؤ گے۔ کہ انسان ہی رسالت کا مرتبہ پا کر دنیا میں آتے رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح بھی انسان ہی تھے۔ پھر قد خلت کے لفظ سے اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ جہانتک تمہاری نظر تاریخی سلسلہ کو دیکھنے کے لئے وفا کر سکتی ہے۔ اور گذشتہ لوگوں کا حال معلوم کر سکتے ہو۔ خوب سوچو اور سمجھو۔ کہ کیا کبھی یہ سلسلہ ٹوٹا بھی ہے۔ کیا تم کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہو۔ جس سے ثابت ہو کہ یہ امر کہ خدا تعالےٰ کا بیٹا ہدایت کے لئے مبعوث ہو ممکنات میں سے ہے۔ اور پہلے بھی کبھی ایسا ہوا ہے پس جب تک یہ نہ ثابت کیا جائے کہ خدا کی رسالتوں کو لے کر خدا تعالےٰ کے بیٹے بھی آیا کرتے ہیں۔ اسوقت تک حضرت مسیح کا حقیقی بیٹا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

الوہیت مسیح کے خلاف دوسری دلیل

دوسری دلیل وامہ صدیقۃ کے الفاظ میں یہ بیان فرمائی۔ کہ مسیح کی والدہ ایک راستباز عورت تھی۔ اور ظاہر ہے کہ اگر مسیح خدا تعالےٰ کا حقیقی بیٹا تھا۔ تو اس کو اپنے تولد میں ایسی والدہ کی حاجت نہ تھی جو انسانی نسل سے تھی۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ ہر ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے۔ یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آئیگا۔ کہ انسان کسی پرندے سے پیدا ہو۔ یا پرندہ کسی عورت کے پیٹ سے۔ پھر خدا کسطرح ایک عورت کے بطن سے پیدا ہو سکتا ہے۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل یہ دی کہ کانا یاکلان الطعام یعنی وہ دونوں حضرت مسیح اور ان کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اب یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تینوں باتیں یعنی رسول بن کر آنا۔ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا۔ اور کھانے پینے کا محتاج ہونا۔ انسان کو ہی لاحق ہوتی ہیں۔ اور خدا کی طرف ایسی صفات کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ پس ہم کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ مسیح خدا تھا۔ جبکہ تمام وہ صفات جو انسان میں پائی جاتی ہیں ان میں موجود تھیں۔ اور ہر قسم کے وہ عوارض جو نوع انسان کا خاصہ ہیں ان کو لاحق تھیں پس ظاہر ہوا۔ کہ مسیح انسان تھے نہ کہ خدا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری اسطرح رہنمائی فرمائی ہے کہ مسیح خدا تعالےٰ کے ہزاروں بزرگ انبیاء میں سے ایک تھے۔ نہ کہ خدا۔ اور یہ کہ موجودہ عیسائیت باطل عقائد پر قائم ہے۔

بشارت کی حقیقت

پھر لفظ بشارت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ایک ایسے عظیم الشان نبی کی خبر دیتے ہیں۔ جو درجہ میں ان سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جس چیز کی خوشخبری دیجاتی ہے۔ وہ اپنے اندر بہت بڑی اہمیت اور عظمت رکھتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کا ایک بیٹا ہے۔ جو ہر طرح سے لائق اور اپنے ماں باپ کا خدمتگذار ہے۔ اور ہر وہ خوبی جو ایک انسان میں ہو سکتی ہے اس میں پائی جاتی ہے۔ اس کے باپ کو اگر ایک شخص آکر یہ کہے۔ کہ تیرا فلاں لڑکا عنقریب فوت ہو جائیگا اور اس کے بدلہ میں تجھے ایک اور لڑکا دیا جائیگا۔ جو نالائق ہوگا۔ یا کم از کم پہلے لڑکے جتنا لائق نہ ہوگا۔ تو کیا اس کا باپ اس خبر کو خوشخبری سمجھے گا۔ اور اس کے سننے سے خوش ہوگا؟ پھر کیا خبر دینے والا بھی اس کا نام خوشخبری رکھے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسیطرح حضرت مسیح کی پیشگوئی کا اگر یہ مطلب ہے کہ دیکھو میں جو خدا کا بیٹا ہوں۔ اور تمہیں نجات دینے کے لئے آیا ہوں تم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا ہوں۔ اور میری جائے تمہاری رہنمائی کے لئے ایک انسان پیدا ہوگا۔ تو کوئی شخص اس کو خوشخبری نہ کہے گا۔ وہ تو یہ خیال کر کے غم میں ڈوب جائے گا۔ کہ محسن خدا کا محسن بیٹا بندوں کو نجات دینے کے لئے آیا تھا۔ اب ان سے جدا ہو رہا ہے اور اس کی جگہ۔ ایک انسان لے رہا ہے۔

پس ایسی پیشگوئی کا نام نہ حضرت مسیح بشارت رکھ سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی حواری اس کو بشارت سمجھ سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح کا بشارت کہنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ آنے والا پہلے سے شان میں بڑھ کر ہوگا چنانچہ انجیل سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے ایک ایسے انسان کے متعلق پیشگوئی کی ہے جو ان سے شان میں بڑھ کر ہے اور جس کی بعثت حضرت مسیح کی بعثت سے کہیں زیادہ بنی نوع انسان کے لئے برکت اور رحمت کا موجب ہے۔ جیسا کہ یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا۔ لیکن اگر میں جاؤنگا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا۔ تو وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔"

پھر یوحنا بھی اس رسول کی شان اور عظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "میں تمہیں توبہ کیلئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا۔"

سوامی دیانند جی اور آریہ سماج

مہاشہ کرشن جی روزنامہ اخبار "پرتاپ" کے مالک ہیں۔ اور کٹر آریہ ہیں۔ ۸ مارچ کے "پرتاپ" میں انہوں نے "میرے آچاریہ کا جنم دن" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ جس میں تحریر کیا کہ

"میں رشی دیانند کو اپنا آچاریہ مانتا ہوں۔ ان کے ماتا پتا کے لئے ان کا جنم دن اور ہے لیکن میرے جیسے لوگوں کے لئے جو انہیں اپنا آچاریہ مانتے ہیں ان کا جنم شورا تری کو ہؤا۔ جب کہ ایک گھٹنا (واقعہ) سے انہیں سچے شو کے درشنوں کا شوق پیدا ہؤا اس گھٹنا نے ان کے جیون میں کرانتی پیدا کر دی۔ اور وہ گھر سے نکل کھڑے ہوئے"

مہاشہ کرشن جی رشی دیانند جی کی روحانی ولادت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جب کہ "شوراتری" کے موقعہ پر انہیں ایک واقعہ سے "سچے شو کے درشنوں کا شوق" پیدا ہؤا اور ان کی زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا۔ مہاشہ جی نے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔

سوامی دیانند جی نے "خودنوشت سوانحعمری" (صفحہ ۱۰) میں اس کا تذکرہ کیا ہے سوامی جی کی چودہ پندرہ برس کی عمر تھی کہ وہ شوراتری کی "مقدس رات" میں شو کے بت کی پوجا کے لئے اپنے ماں باپ کے ہمراہ ایک بڑے شوالہ میں گئے۔ جب آدھی رات بیت گئی اور لوگ سو گئے تو نوجوان سوامی جی نے ایک نظارہ دیکھا جو انہی کے الفاظ میں یہ تھا کہ:۔

"مندر کے بل میں سے ایک چوہا باہر نکل کر بنڈی کے چاروں طرف پھرنے لگا اور بنڈی کے اکھشت وغیرہ اوپر چڑھ کر بھی کھانے لگا۔ میں تو جاگتا ہی تھا اس لئے میں نے سب تماشا دیکھا۔ اس سے میرے چت میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو کر سوال در سوال اٹھنے لگے۔ چوہے کی یہ لیلا (حرکت) دیکھ میری بال بدھی (بچوں والی عقل) کو ایسا معلوم ہؤا۔ کہ جو شو اپنے پاشوپت استر سے بڑے بڑے چنڈ دیتوں کو مارتا ہے کیا اسے ایک ناچیز چوہے کے بھگا دینے کی بھی شکتی نہیں۔ میں نے پتا جی سے کہا کہ وہ مورتی کتھا کا مہادیو نہیں تھا پھر اس کی پوجا کیوں کروں؟ میرے من میں فی الحقیقت مورتی پر شردھا نہیں رہی تھی"

شوراتری کا یہ واقعہ مہاشہ کرشن کے قول کے مطابق بانی آریہ سماج کے جنم کا باعث ہؤا۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ البتہ آریہ سماج کے سامنے ایک سوال پیش کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سوامی دیانند جی کا ایک چوہے کے مورتی پر اچھلنے کودنے سے توحید کا دھندلا سا سبق لینا ایک اتفاقی حادثہ ہے۔ اس کی اہمیت کو خواہ کتنا بڑھا لیا جائے مگر اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ یہ واقعہ محض حسن اتفاق کا نتیجہ ہے۔ دوسری طرف آریہ سماج کو تناسخ کے عقیدہ کے ماتحت یہ مسلم ہے۔ کہ اس جہان میں جو سکھ اور آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ گزشتہ جنم کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا آریہ سماج کے نزدیک چودہ سال کی عمر میں سوامی دیانند جی کی ہدایت کے لئے جو سامان چوہے کی شکل میں پیدا ہؤا۔ وہ ان کے گزشتہ جنم کے اعمال کا نتیجہ تھا یا کچھ اور۔ سوامی جی کے مندرجہ بالا الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کسی گزشتہ عمل کا مقررہ ثمرہ نہ تھا جس طرح ہر بچہ کو ایسے موقعہ پر یہ خیال آنا چاہئیے سوامی جی کو بھی آ گیا۔ واقعہ کی نوعیت اپنے اتفاقی ہونے پر دلیل ہے۔ ورنہ کیا رشیوں کے ساتھ ایشور کا یہی سلوک ہوتا ہے خصوصاً جب کہ ان کو دی جانے والی ہدایت ان کے ہی اعمال کا نتیجہ ہو۔ پس یا تو عقیدہ تناسخ باطل ہے یا اس اتفاقی امر کو دیانند جی کے مہرشی بنانے کی بنیاد قرار دینا غلط ہے۔ آریہ صاحبان عالم روحانیت سے بے بہرہ ہونے کے باعث ملائکہ کی ہستی اور ان کی تحریکات پر اعتراض کیا کرتے ہیں مگر اب چوہے کے مورتی پر اچھلنے کودنے کو دیانند جی کے روحانی جنم کا باعث قرار دے رہے ہیں۔

مہاشہ کرشن جی لکھتے ہیں۔

"خیال کرو کہ مول شنکر (دیانند) کس قدر زبردست دل گردہ کا مالک ہوگا جو پندرہ برس کی عمر میں پربھو درشن کی اچھلاشا (خواہش) لئے گھر سے نکل پڑا پچیس برس تک وہ اپنے اودیش کی پورتی میں لگا رہا۔ چالیس برس کی عمر کے بعد اس نے کام شروع کیا اور چند ہی برس کر پایا تھا کہ موت نے اسے ہم سے چھین لیا۔ . . . . انہوں (دیانند جی) نے لوگوں کو منش ماتر کی سیوا کا سبق دیا ان کا حقیقی مشن دنیا کے سامنے نہ آ سکا لیکن وہ کسی خاص ملک یا قوم تک محدود نہ تھا"

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ چالیس سال تک بانی آریہ سماج اپنی اصلاح اور تکمیل علم میں مصروف رہے۔ اور جب انہوں نے کام شروع کیا تو جلد اس جہاں سے اٹھا لئے گئے۔ مہاشہ کرشن جی تسلیم کرتے ہیں کہ "ان کا حقیقی مشن دنیا کے سامنے نہ آ سکا" کسی مصلح کی ناکامی کا یہی معیار ہے۔ کہ اس کا حقیقی مشن دنیا کے سامنے نہ آ سکے۔ دیانند جی نے اپنا مشن کیا قرار دیا تھا۔ اس بیان کے مختصر اعمال گواہ ہیں۔ مہاشہ کرشن لکھتے ہیں:۔ "بلاشبہ آریہ سماج ایک بھٹی ہے۔ جس میں غلط مذاہب اور غلط رواجات کے اڑتے ہوئے خس و خاشاک جل کر راکھ ہو رہے ہیں"۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس حد تک تو درست ہے کہ "آریہ سماج ایک بھٹی" ہے۔ مگر یہ کہ اس میں کونسے خس و خاشاک جل کر راکھ ہو رہے ہیں۔ یہ اختلافی امر ہے۔ کیونکہ موجودہ آریہ سماج تو خود ان تعلیمات کو خیرباد کہہ رہی ہے جنہیں کچھ عرصہ قبل بانیٔ آریہ سماج نے بڑے فخر سے پیش کیا تھا۔ بہرحال آریہ سماج کے بھٹی ہونے سے بانیٔ آریہ سماج کا مشن واضح ہو جاتا ہے۔ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کے آخری بابوں میں عیسائیت۔ سناتن دھرم۔ سکھ ازم اور اسلام وغیرہ مذاہب کے پیشواؤں کے متعلق جو درست بیانی کی۔ اس کے نتیجہ میں آریہ سماج کا "بھٹی" بننا لازمی امر تھا۔ مگر ڈر ہے کہ کسی دن مہاشہ جی کو یہ نہ کہنا پڑے۔ کہ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مہاشہ کرشن لکھتے ہیں۔

"وہ (آریہ سماج) دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے لیکن اس طرح نہیں جس طرح اسلام اور عیسائیت جیسے مذاہب کہ مسلمان یا عیسائی اپنی زندگی میں کیسے بھی برے کرم کریں یوم آخرت ان کی سفارش کرنے کو حضرت محمد حضرت عیسیٰ موجود ہیں اور ان کی سفارش منظور بھی ہو جائے گی۔ ویدک دھرم کی رو سے سنسار (جہان) دو حصوں میں بٹا ہؤا ہے دیو اور اسر۔ اچھے لوگوں کا نام دیو ہے اور برے لوگوں کا اسر۔ صحیح عقائد لوگوں کو اچھے اعمال کی طرف لے جاتے ہیں اور غلط برے اعمال کی طرف۔ لیکن صحیح عقائد کو واضح

طور پر ملتے ہوئے کوئی شخص اچھے اعمال کا مالک نہیں تو ویدک دھرم کی رو سے اسے مکتی نہیں مل سکتی۔ رشی دیانند نے یہ خیال دے کر سنسار بھر کے وچار میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دیا۔" (پرتاپ ۸ مارچ)

اس عبارت میں جاشر جی نے اسلام کی طرف جو بات منسوب کی ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا۔ کہ ایک مسلمان کہلانے والا زندگی میں خواہ کس قدر برے اعمال کرے قیامت کے دن اس کی سفارش (شفاعت) ہو جائیگی۔ اسلام صرف یہ کہتا ہے۔ کہ جو مسلمان پوری کوشش اور عزیمت کے باوجود اپنی طاقت کے مطابق تمام نیکیوں پر عمل پیرا ہونے اور تمام بدیوں سے مجتنب رہنے کے باوجود کسی کمزوری کے باعث پیچھے رہ جائے گا۔ اسے اللہ تعالے اپنے فضل اور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی تکریم کے اظہار کے لئے ترقی دیدے گا۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع کہ جان بوجھ کر اعمال بد کرنے والے ظالموں کے لئے کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ انہیں نہ کوئی رشتہ دار چھڑا سکے گا۔ اور نہ ان کے بارے میں کسی کی شفاعت مانی جائے گی اسلام صرف یہی نہیں کہتا کہ صحیح عقائد کے نتیجہ میں صحیح اعمال بھی پیدا ہونے چاہئیں بلکہ وہ اعمال صالحہ کے لئے نیک نیتی کو بھی ضروری شرط قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی رو سے ریاکار نمازی بھی جہنم کے گڑھے میں پڑے گا۔ قرآن مجید نے تو ہر جگہ نجات یافتہ کے لئے "آمنوا وعملوا الصالحات" کا لفظ استعمال فرمایا ہے یعنی ان کے عقائد بھی درست ہیں اور ان کے اعمال بھی نیک ہیں۔

جاشر جی نے آخری سطور میں یہ خیال کہ اچھے اعمال کے بغیر کوئی ویدک دھرمی کہلانے والا بھی نجات نہیں پا سکتا دیانند جی کا دیا ہوا ظاہر کیا ہے۔ اور پھر اس خیال کو دنیا کے وچار میں زبردست انقلاب پیدا کرنے والا قرار دیا ہے۔ مگر کیا یہ خیال وید میں موجود نہ تھا۔ پھر کیا پہلے رشی منی اسی خیال کا اظہار نہیں کرتے رہے بلکہ میں پوچھتا ہوں کہ کیا سناتن دھرمیوں کے بیسیوں فرقے اسی عقیدہ کے معتقد نہیں۔ اندریں حالات اس خیال کا موجد دیانند جی کو قرار دینا خوش فہمی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ ہندوؤں میں یہ خیال اسلام کی رو کے نتیجہ میں بھی نمایاں ہو چکا تھا۔ اس لئے کسی صورت میں بھی اسے دیانند جی کے دماغ کی ایجاد نہیں کہا جا سکتا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مجلس خدام الاحمدیہ ونجواں کی شاندار کارگذاری

موضع ونجواں میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ لیکن یہ مجلس خدا کے فضل سے نہایت سرگرمی اور جوش و استقلال کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ چنانچہ اس مجلس کے زیر انتظام موضع ونجواں کو پکی سڑک سے ملانے کے لئے دو میل لمبی سڑک تیار کی گئی۔ جس پر پچاس ہزار مکعب فٹ سے زائد مٹی ڈالی گئی۔ مجلس کے انتظام کے ماتحت موضع ونجواں۔ بانے وال اور دھرمکوٹ بگہ کے احمدیوں نے کام کیا۔ جہاں محنت و مشقت کے لحاظ سے یہ امر دوسری مجالس کے لئے قابل تقلید ہے۔ وہاں ان کا استقلال بھی دوسری مجالس کے لئے شاندار نمونہ ہے۔ بعض غیر احمدیوں نے کئی دفعہ اس رفاہ عام کے کام میں روک ڈالی۔ مگر مخلص اراکین خدام الاحمدیہ نے کوئی پروا نہیں۔ بلکہ اپنے کھیتوں میں سے راستے کے لئے زمین دینے کے علاوہ ہمت اور تندہی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ صدر محترم نے ان کی حوصلہ افزائی کی خاطر سڑک کا معائنہ فرمایا۔ امید ہے۔ کہ دوسری مجالس اس نمونہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گی۔ اس کام میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور مولوی دل محمد صاحب مبلغ نے خاص طور پر توجہ اور امداد دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

"قادیان میں مکان بنانا دنیا نہیں بلکہ دین ہے"

ایسے دوست جو دار الانوار کمیٹی میں شامل ہونے کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ ان کے فائدہ کیلئے دار الشکر کمیٹی مئی ۱۹۳۶ء سے جاری کی گئی جسمیں ایک حصہ دس روپیہ ماہوار ہے۔ باہمی امداد اور تعاون کی یہ بہترین تحریک ہے۔ کہ دس روپیہ ماہوار دینے سے ۱۲۰۰/۱/۰ روپیہ کا قرضہ مل جاتا ہے۔ جس سے کچھ اپنے پاس سے ڈالکر خاطر خواہ مکان تیار کیا جا سکتا ہے۔ پھر قادیان میں مکان بنانا دنیا نہیں بلکہ دین ہے جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہر مکان جو قادیان میں بنتا ہے وہ احمدیت کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔ تم قادیان میں مکان بنا کر صرف اپنی جائیداد نہیں بناتے بلکہ اس کے ساتھ ہی خدا تعالٰی کی جائداد بھی بڑھاتے ہو۔ ہر اینٹ جو تمہارے مکان میں لگائی جاتی ہے وہ صرف تمہارے مکان کو مضبوط نہیں کرتی بلکہ سلسلہ اور اسلام کو بھی مضبوط کرتی ہے۔ پس ہر مکان جو بنایا جاتا ہے وہ اور مکانوں کیلئے بھی راستے کھولتا ہے۔ پھر سب مکان ملکر احمدیت کی مضبوطی کا موجب بنتے ہیں۔ ...... جو قادیان میں رہنے والے ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ مکان بنائیں قادیان میں مکان بنانا دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔" میں عمران...

ہیڈ ماسٹر صاحبان کی رائے

پنجاب کتاب گھر کی شائع کردہ کتب طلباء کے لئے از بس مفید ہیں۔

ہم تمام طالب علموں کو ان کے خریدنے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

ڈرکوس ہیڈ ایزی میٹریکولیشن کے چاروں کورسوں کا مکمل مجموعہ قیمت ۲/ — پاکٹ ہسٹری انڈیا پاکٹ ہسٹری انگلینڈ

پاکٹ جیومیٹری پاکٹ ارتھمیٹک۔ پاکٹ الجبرا قیمت فی ۵/ — پاکٹ جغرافیہ۔ پاکٹ ٹرانسلیشن

سٹوریز اینڈ سمریز آف انگلش کورسز بائی برج لال ۳/ — اردو قیمت فی ۱/

بہترین کتاب خرید کرتے وقت "پنجاب کتاب گھر" کا نام ضرور پڑھیں

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ) موہن لال روڈ لاہور

ایک عزیز کے نام خط

پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالٰی کی رائے

مجھے بچپن سے تصنیف کا شوق ہے۔ اس لئے ہر عمدہ تصنیف جو کسی کے ہاتھ سے نکلتی ہے وہ خاص خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ مکرمی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے اپنی اس قیمتی تصنیف میں جو اسوقت دوستوں کے ہاتھ میں ہے نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی ایک عمدہ خدمت سر انجام دی ہے۔ کیونکہ اس تصنیف میں وہ رستہ بتایا گیا ہے جس پر چل کر انسان ایک با اخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے۔ دنیا میں اہل دنیا کی علمی اور اقتصادی اور سیاسی خدمت کرنیوالے لوگ تو بہت ہیں مگر اخلاقی اور روحانی خدمت کی طرف موجودہ مادی زمانہ میں بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔ اور اس لحاظ سے چوہدری صاحب مکرم کی یہ خدمت جس کی اس زمانہ میں دنیا کو ازحد ضرورت ہے بہت قابل قدر ہے احمدی نوجوان تو خیر اسے پڑھیں گے ہی مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مفید تصنیف کو غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب تک بھی کثرت کے ساتھ پہونچایا جائے۔ تاکہ وہ بھی اس پاکیزہ چشمہ کے مصفّٰی پانی سے سیراب ہوں"۔ قیمت ۴/ ملنے کا پتہ:- مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان دارالامان